امریکہ چین تنازع اور پاکستانی مفاد (I)

آصف ملک

گزشتہ پچھتر سالوں کے دوران، پاکستان کو سفارتی محاذ پر جہاں خطے میں موجود ممالک سے تعلقات کے حوالے سے چیلنجز کا سامنا کرنا پڑا، آزادی کے بعد روس کے مقابلے میں امریکہ سے تعلقات پر جہاں تنقید بھی ہوتی رہی وہیں ایک موقف یہ بھی ہے کہ وہ فیصلہ درست تھا۔ جہاں امریکہ سے پاکستان کو سول اور ملٹری امداد ملتی رہی تو ساتھ ساتھ روس کی طرف سے پاکستان میں اسٹیل مل لگایا جانا اور سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو دور میں سویت یونین سے قربت کی بھی یہی وجہ رہی کہ پاکستان کسی مخصوص بلاک کا حصہ نہیں بننا چاہتا تھا مگر پھر جب سویت یونین کی جانب سے افغانستان پر جنگ مسلط کی گئی تو اس عمل کو پاکستان کے وجود کو خطرہ قرار دیا گیا، اس بحث میں جائے بغیر کہ وہ خطرہ درست تھا یا نہیں مگر وہ شاید موقع تھا جب پاکستان واضع طور پر روس مخالف بلاک کا حصہ بنا۔ یہ وہی وقت تھا جب پاکستان نے امریکہ کے ساتھ ساتھ خطے میں موجود سویت یونین کے ہمسایہ ملک چین سے تعلقات کی بحالی کا آغاز کیا، کیونکہ سرد جنگ کے ادوار میں پاکستان سفارتی طور پر یہ محسوس کرتا رہا کہ ہاتھیوں کی لڑائی میں نقصان گھاس کا ہی ہوتا ہے لیکن جب سویت یونین کی تقسیم اور افغانستان میں رونما ہوئے اور یہاں ان واقعات کے اثر کو زیر بحث لائے بغیر یہ سمجھنا بھی ضروری ہے کہ ان واقعات کے اثرات پاکستانی معیشت کے ساتھ ساتھ سفارتی تعلقات پر بھی ہوئے اور جب ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر حملہ ہوا تو ایک بار پھر

سویت افغان جنگ کی طرح پاکستان کے سامنے بطور ریاست یہ سوال کھڑا ہو گیا کہ کیا اس بار ہم امریکہ کا ساتھ دیں گے یا پھر طالبان حکومت کا یا پھر ہم نیوٹرل رہیں گے۔ اُس وقت پاکستان پر جنرل پرویز مشرف حکمران تھے اور انہوں نے امریکہ کا ساتھ دینے کا فیصلہ کیا، جس کے بعد پاکستان اور امریکہ ایک بار پھر ایک دوسرے کے قریب آ گئے مگر ماضی میں جس طرح امریکہ، روس کو اپنا حریف سمجھتا تھا تو چین خطے میں جب ایک ابھرتی ہوئی معیشت کے طور پر سامنے آیا تو امریکہ نے اسے اپنے مفادات کے لئے خطرہ محسوس کرنا شروع کر دیا اور اب روس کے ساتھ ساتھ امریکہ – چین کو اپنا خطے میں اپنا مستقبل کا حریف نمبر ایک سمجھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امریکہ چین کے مقابلے میں ہندوستان کو فوجی اور سول دونوں امداد دے رہا تا کہ وہ خطے میں اس کے مفادات کا تحفظ کرنے کے ساتھ ساتھ پاکستان اور چین کی قربت پر بھی نظر رکھے ہوئے اور متعدد معاملات پر پاکستان پر دباو بھی ڈال چکا ہے جس کا آگے چل کر ذکر ہو گا لیکن امریکہ، ہندوستان قربت کی وجہ سے خطے میں طاقت کا توازن خراب ہو سکتا۔ دوسری جنگ عظیم سے سویت یونین کی تقسیم تک جاری رہنے والی روس، امریکہ سرد جنگ اب چین اور امریکہ کے درمیان ایک نئے جنگی ماحول کو جنم دے رہی ہے مگر اس بار پاکستان براہ راست اس سرد جنگ کا شکار ہو گا کیونکہ ایک جانب امریکہ ہے تو دوسری جانب چین۔ دونوں ممالک پاکستان کے لئے ہر لحاظ سے اہمیت رکھتے ہیں، مگر ایک بار واضع ہے کہ پاکستان کو کسی صورت دونوں ممالک میں سے کسی ایک پر انحصار نہیں کرنا چاہیے۔ یہ ایک بہت چیلنجنگ صورت حال ہے کیونکہ ایک جانب پاکستان چین سے دفاعی ضروریات کے ساتھ ساتھ مالی ضروریات بھی پورا کرتا ہے تو دوسری طرف گزشتہ بچپتر سالوں سے مالی مشکلات میں پھنسی معیشت کو کچھ سالوں بعد آئی ایم ایف اور دیگر مالیاتی اداروں میں جانا پڑتا ہے جہاں امریکہ کے اثر و رسوخ کو کوئی جھٹلا نہیں سکتا تو امریکہ کو ناراض کرنے سے پاکستان کی مالی مشکلات کافی زیادہ بڑھ جائیں گی۔ یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ پاکستان سے امریکہ کے تعلقات طویل مدتی نہیں رہے، پاکستان کو ضرورت کے تحت استعمال کیا گیا اور شاید یہی وجہ تھی کہ پاکستان نے امریکہ کے بجائے چین سے قربت اختیار کی لیکن اگر امریکہ اور چین کے درمیان حالات زیادہ کشیدہ ہوتے ہیں تو خطے میں سرحدی تنازعات، ایٹمی ہتھیاروں اور کسی بڑی جنگ کا خطرہ لاحق ہو جائے گا۔ پاکستان کو دونوں ممالک کے درمیان توازن برقرار رکھنا انتہائی ضروری ہے کیونکہ اس وقت ڈیفالٹ کے خطرے سے دوچار ہے، براہ راست سرمایہ کاری کے کوئی چانسز نہیں، عالمی مالیاتی ادارے سخت شرائط پر قرض دے رہے ہیں، دوست ممالک کی طرف سے کوئی وعدہ نہیں کیا جا رہا جبکہ فیٹف گرے لسٹ کی تلوار ابھی تک لٹک رہی ہے۔

کچھ اہم پالیسی میکرز کا ماننا ہے کہ پاکستان امریکہ اور چین کے درمیان تعلقات کی بہتری میں کردار ادا کر سکتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ پاکستان نے چین اور امریکہ دونوں کے ساتھ سفارتی، معاشی اور دفاعی تعلقات برقرار رکھے ہوئے ہیں جو ماضی میں ہم نے روس اور امریکہ کے درمیان تنازع کے دوران نہیں دیکھے۔ پاکستان دونوں ممالک کے درمیان ایک پُل کا کردار ادا کر سکتا ہے اور اس کے لئے چین پاکستان اکنامک کاریڈور جسے عرف عام میں سی پیک کہا جاتا ہے اس کا استعمال کر سکتا ہے، پاکستان چین کو قائل کر کے سی پیک پراجیکٹس کو اس انداز میں تبدیلی لا سکتا ہے جس سے امریکہ ان پراجیکٹس کا حصہ بن جائے۔ سی پیک میں ابتدائی سرمایہ کاری چین کی جانب سے کی گئی، پاکستان عالمی دنیا کے ساتھ ساتھ امریکہ کو بھی شرکت کی دعوت دے سکتا تاکہ دونوں ممالک کے درمیان دوریاں کم ہوں۔

گزشتہ پچھتر سالوں کے دوران، پاکستان امریکہ تعلقات کو ہمیشہ افغانستان کے تناظر میں دیکھا گیا اور اب چین کے تناظر میں پاکستان کے ساتھ تعلقات کو دیکھا جا رہا ہے۔

امریکہ چین تنازع: پاکستان کا موقف

اس میں کوئی شک نہیں کہ پاکستان نہ تو چین کو ناراض کر سکتا ہے اور نہ ہی امریکہ کو، دونوں ممالک پاکستان کے لئے اہم ہیں مگر سوال یہ ہے کہ پاکستان ان دونوں ممالک کے درمیان مخاصمت کو کیسے دیکھتا ہے۔ ماضی پر نظر دوڑائیں تو پاکستان امریکہ تعلقات کو پچھتر سال ہو چکے ہیں، دو ہزار تیرہ تک امریکہ پاکستان کو تقریبا تیس ارب ڈالر امداد دے چکا تھا جبکہ دی نیوز کی ایک ریسرچ کے مطابق انیس سو سنتالیس سے دو ہزار تک امریکی امداد کا حجم ستر ارب ڈالر کے قریب ہے جس میں سول اور فوجی امداد دونوں شامل ہیں۔ اسی طرح امریکہ آج بھی پاکستان کے لئے سب سے بڑی برآمدی منڈی ہونے کے ساتھ ساتھ براہ راست سرمایہ کاری کرنے والا ملک ہے، گزشتہ سال امریکہ نے پانچ ارب ڈالر سے زائد مالیت کا سامان پاکستان سے درآمد کیا۔ دوسری طرف اگر چین سے پاکستان کے تعلقات کو دیکھیں تو ساٹھ ہی دہائی تک پاکستان اور چین کے درمیان سرحدی معاملات خراب ہونے کی وجہ سے تعلقات میں کشیدگی رہی مگر انیس سو تریسٹھ میں تنازع کے حل کے بعد انیس سو چھیاسٹھ میں دفاعی تعاون کا آغاز ہوا جو انیس سو اکہتر جنگ کے بعد اسٹریٹجک شراکت داری میں تبدیل ہونے کے ساتھ ساتھ پاکستان اور چین کے درمیان سول ایٹمی پروگرام میں بھی تعاون شروع ہو گیا۔

ہندوستان سے ہونے والے تمام تنازعات میں چین ہمیشہ پاکستان کے ساتھ کھڑا رہا، کیونکہ چین بھی ہندوستان کو خطے میں اپنے حریف کے طور پر دیکھتا ہے اور پاکستان بطور دشمن ملک تو پاکستان کا ملکی دفاعی ضروریات کا انحصار چین پر رہا۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان چین سے سب سے زیادہ دفاعی ساز و سامان چین سے درآمد کیا جاتا ہے، جے ٹین اور جے ایف سیون ٹین تھنڈر اس کی بہترین مثالیں ہیں جبکہ اگر معیشت کے حوالے سے دیکھا جائے تو باسٹھ ارب ڈالر مالیت کا سی پیک منصوبہ کسی گیم چینجر سے کم نہیں۔ اگر پاکستان کے خطے میں درپیش مسائل کو دیکھا جائے تو امریکہ کے برخلاف چین نے ہمیشہ سفارتی محاذ پر بھی پاکستان کی مدد کی چاہے وہ کشمیر کا معاملہ ہو یا پھر دیگر ہندوستان سے دیگر سرحدی معاملات یا پھر اقوام متحدہ میں پاکستانی موقف کی حمایت۔

اس وقت امریکہ افغان جنگ سے نتائج سے باہر نہیں نکل سکا، امریکہ سمجھتا ہے کہ افغانستان سے جس طرح انخلا ہوا اس کی وجہ پاکستان ہے اور اگر پاکستان امریکہ کا ساتھ دیتا تو افغانستان پر طالبان کی حکومت قائم نہ ہوتی مگر ایسا نہیں ہے، جس وقت امریکہ افغانستان میں موجود تھا تب بھی یہ خدشہ تھا کہ اگر امریکی اور دیگر افواج کا انخلا ہوا تو افغانستان پر طالبان کا قبضہ محض مہینوں کی بات ہو گی کیونکہ عملی طور پر صدر اشرف غنی کی حکومت کابل تک محدود تھی۔ چین کے حوالے سے امریکی خدشات اور بیانات محض بیانات ہی رہیں گے کیونکہ امریکہ میں چین سرمایہ کاری بہت زیادہ ہے اور چین کے خلاف کوئی اقدام امریکہ کے اپنے معاشی مفاد میں نہیں۔ اس نقطہ نظر میں کافی جان بھی ہے کیونکہ چین امریکہ کے درمیان تجارتی حجم چھ سو پندرہ ارب ڈالر ہے، امریکہ چین سے ساڑھے چار سو ارب ڈالر کی درآمدات کرتا ہے اور برآمدات کا حجم محض ایک سو چھیاسٹھ ارب ڈالر ہے، اگر براہ راست سرمایہ کاری کو دیکھا جائے تو چین میں براہ راست امریکی سرمایہ کاری ایک سو تئیس ارب ڈالر ہے جبکہ امریکہ میں چین کی براہ راست سرمایہ کاری محض اڑتیس ارب ڈالر ہے یعنی سادہ الفاظ میں نہ تو چین کے مفاد میں ہے کہ امریکہ سے تعلقات خراب ہوں اور نہ ہی امریکہ کے مفاد میں۔ سابق صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے چین کے کمپنیوں پر پابندیوں اور سخت بیانات کے باوجود انہوں نے چینی ریاست کے خلاف کوئی ایسی کوئی پالیسی نہیں بنائی تھی جس سے دونوں ممالک کے درمیان تجارتی حالات اس نہج پر پہنچ جائیں کہ وہاں سے واپسی مشکل ہو۔ اب یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پاکستان اس تنازع کو کیسے دیکھتا ہے تو اس کا جواب سیدھا اور واضع ہے، پاکستان کسی صورت چین کے مفادات کے خلاف کوئی ایسا اقدام نہیں کرے گا جس کا نقصان چین کو ہو مگر پاکستان امریکہ کے مقابلے میں چین کو زیادہ فوقیت دیتا آیا

ہے اور دیتا رہے گا کیونکہ امریکہ کے مقابلے میں چین پاکستان کو خطے میں دیگر ممالک سے زیادہ قریب بھی سمجھتا ہے اور خصوصا ہندوستان کے ہر پاکستان مخالف عمل میں پاکستان کے ساتھ کھڑا رہا ہے۔

لکھاری ہم نیوز کے ساتھ منسلک ہیں اور کرنٹ افیئرز پروگرام "ہم مہر بخاری کے ساتھ" میں بطور پروڈیوسر اور ریسرچر خدمات سرانجام دے رہے ہیں،